مواعظ حسنہ نمبر ۵۴
توبہ کے آنسو
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم
محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲ کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون : ۴۹۹۲۱۷۶

سلسلہ

مواعظِ حسنہ نمبر۔ ۵۴

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم
محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

گلشن اقبال ۲ کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصنیفات وتالیفات مُرشدنا و مولانا
مُحیَ السنہ حضرتِ اقدس شاہ ابرارُ الحق صاحب دامت برکاتہم
اور حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ
اور حضرتِ اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمدؐ اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست

﴿ ضروری تفصیل ﴾

نام وعظ : توبہ کے آنسو

نامِ واعظ : عارف باللہ حضرت اقدس مرشدنا و مولانا شاہ محمد اختر صاحب
دام ظلالهم علينا الىٰ مأة وعشرين سنة

تاریخ: ۱۵؍محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱؍اپریل ۲۰۰۰ء
بروز جمعہ

وقت: ایک بجے دوپہر

مقام: مسجد اشرف واقع خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال۔۲ کراچی

موضوع: توبہ کے آنسوؤں کی فضیلت اور توبہ کرنے والوں کی محبوبیت

مرتب: یکے از خدام حضرت والا مدظلہم العالی

کمپوزنگ: سید عظیم الحق حقی

۱۔ جے ۶۷/۳ مسلم لیگ سوسائٹی ناظم آباد نمبر۔۱　۶۶۸۹۳۰۰

اشاعت اوّل: محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

تعداد: ۲۰۰۰

ناشر: کُتب خانہ مظہری
گلشن اقبال۔۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱۱۸۲ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توبہ کے آنسو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وُیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْکُوا فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ

مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ

اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کا طریقہ اور معافی مانگ کر اللہ کا پیارا بننے کا طریقہ اور آخرت میں اپنی مغفرت حاصل کرنے کا طریقہ یہ میرا آج کا موضوع ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے، ان سے محبت کرتا ہے اور محبت کرتا رہے گا جب تک وہ توبہ کرتے رہیں گے اور توبہ کے قبول ہونے کی چار شرطیں ہیں۔

توبہ قبول ہونے کی پہلی شرط

(۱) گناہ سے الگ ہوجائے۔ گناہ کرتے ہوئے کہنا کہ توبہ توبہ توبہ توبہ تو ایسی توبہ قبول نہیں کیونکہ حالت گناہ میں نزول غضب ہورہا ہے اور توبہ نزول رحمت کا ذریعہ ہے اور غضب کے ساتھ رحمت جمع نہیں ہوسکتی کیونکہ رحمت اور غضب میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے۔ بعض لوگ بڑے بڑے وظیفے پڑھتے ہیں لیکن گناہ نہیں چھوڑتے۔ میرے مرشد شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ وظیفوں سے رحمت کا ٹرک آ گیا اور گناہوں سے غضب کا ٹرک آ گیا، اب دونوں ایک دوسرے کو سائیڈ نہیں دیتے لہٰذا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ دو حالت نافرمانی میں زیادہ دیر تک رہنا اچھا نہیں ہے، اللہ کے غضب میں رہنا اچھا نہیں ہے اور عقل کے خلاف بھی ہے جس سے آدمی کوئی چیز لینا چاہتا ہے پہلے اس کو خوش کرتا ہے پھر خوش کر کے اس کی عطا و مہربانی و بخشش لیتا ہے، پہلے اپنی بخشش کراتا ہے پھر بخشش مانگتا ہے کہ اب بخشش لائیے کیونکہ ہم نے آپ سے بخشش مانگ لی مغفرت مانگ لی، خطاؤں کی معافی مانگ لی۔ جس مالک سے سب امیدیں لگائے بیٹھے ہیں اس کو ناراض کرنا کہاں کی عقلمندی ہے جبکہ مر کے اسی کے پاس جانا ہے اور یہ خبر نہیں کہ کب جانا ہے۔

نہ جانے بلا لے پیا کس گھڑی
تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

اگر اچانک موت آ گئی تو کس حالت میں جاؤ گے اور اگر موت نہ بھی آئے تو خود یہی کیا کم موت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مولیٰ کی ناراضگی میں جی رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں جینا کوئی جینا ہے، یہ زندگی نہیں ہے شرمندگی ہے۔ زندگی تو نام ہے بندگی کا۔

زندگی پُر بہار ہوتی ہے
جب خدا پر نثار ہوتی ہے

یہ میرا ہی شعر ہے جو آپ سے خطاب کر رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ گناہ سے تو کسی کو مفر نہیں ہے کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم سب کے سب خطا کار ہو کُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ ہر انسان خطا کار ہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ مستثنیٰ ہیں لیکن خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ بہترین خطا کار وہ ہیں جو معافی مانگ لیتے ہیں، توبہ کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور محبت کرتا رہے گا جب تک کہ وہ توبہ کرتے رہیں گے۔

قبول توبہ کی دوسری شرط

(۲) اور توبہ کے قبول ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ دل میں ندامت بھی ہو اَنْ یَّنْدَمَ عَلَیْھَا گناہ پر ندامت کا ہونا علامت قبول ہے۔

ابلیس کو آج تک ندامت نہیں ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ایک صاحبِ کشف بزرگ نے کہا کہ ابلیس نے جو کہا تھا اَنۡظِرۡنِیۡ کہ مجھے مہلت دیجئے قیامت تک اپنے بندوں کو گمراہ کرنے کے لئے لیکن اگر یہ ظالم اَنۡظِرۡنِیۡ کے بجائے اُنۡظُرۡ اِلَیَّ کہہ دیتا کہ ایک نظر رحمت مجھ پر ڈال دیجئے تو یہ بخش دیا جاتا۔ تو ندامت علامت قبول ہے۔ توبہ کی دوسری شرط ہے کہ نادم ہوجاؤ، شرمندہ ہوجاؤ کہ ہم نے اچھا کام نہیں کیا۔

قبول توبہ کی تیسری شرط

(۳) تیسری شرط ہے اَنۡ یَّعۡزِمَ عَزۡماً جَازِماً اَنۡ لَّا یَعُوۡدَ اِلَیۡھَا اَبَداً پکا ارادہ کرو کہ اب کبھی اللہ کو ناراض نہیں کرنا ہے اور گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم یعنی پکا ارادہ کرو لیکن شکستِ توبہ کا وسوسہ آئے تو وسوسہ مانع قبول نہیں بلکہ تکمیل قبول کا ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ اپنے دست و بازو پر بھروسہ نہیں کررہا ہے اور کہہ رہا ہے ؎

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

میرے یہ بازو بارہا خود میرے آزمائے ہوئے ہیں، اپنی آنکھوں سے بارہا میں نے اپنے ارادوں کی شکست کو دیکھا ہے جس کو اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ جگر کے اُستاد نے کیا خوب کہا ہے ؎

تیری ہزار برتری تیری ہزار رفعتیں
میری ہر اک شکست میں میرے ہر اک قصور میں

قبولِ توبہ کی چوتھی شرط

(۴) چوتھی شرط یہ ہے کہ کسی کا حق مارا ہو تو اس کا حق ادا کرو، کسی کا مال لیا ہو تو مال واپس کردو۔ مال واپس کر کے کہو کہ ہم نے جو مال لیا جس سے آپ کو غم پہنچا اور اتنے دن تک ہم نے مال واپس نہیں کیا تو آپ ہم کو معاف کردیجئے اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگ لو کہ اتنے روز تک آپ کے بندہ کی گھڑی ہم نے رکھی ہوئی تھی اور واپس کرنے میں سستی کاہلی کی اور آپ کے بندہ کو تشویش میں رکھا اس لئے آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ یہاں بندہ کا بھی حق ہے، مولیٰ کا بھی حق ہے اس لئے بندہ سے بھی معافی مانگو اور پھر مولیٰ سے بھی معافی مانگو کہ میں نے آپ کے بندوں کو کیوں ستایا۔ جیسے اگر کسی کے بیٹے کو ستایا ہے تو بیٹے ہی سے معافی مانگنا کافی نہیں ابّا سے بھی معافی مانگو کیونکہ بیٹے کو ستانے سے باپ کو جو غم پہنچا ہے تو باپ سے بھی معافی مانگنا ضروری ہے۔ ایسے ہی بندوں کو ستانے والوں کو چاہئے کہ خالی بندوں سے معافی مت مانگو، بندوں کے ربّا سے بھی معافی مانگو۔ ہمارے بزرگوں نے فرمایا کہ بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے پیارے ہوتے ہیں کہ وہ معاف بھی کردیں لیکن اللہ معاف نہیں

کرتا اور انتقام لیتا ہے۔ دیکھ لو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے ابا جان حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو آپ اللہ تعالیٰ سے معافی دلادیجئے۔ ہم کو شک ہے کہ قیامت کے دن کہیں ہماری پکڑ نہ ہوجائے لہٰذا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا تھا وحی الٰہی سے معافی دلوادی۔ جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ اے یعقوب علیہ السلام آپ کی فریاد اللہ نے سن لی اور آپ کے ان بیٹوں کو جنہوں نے بھائی یوسف کو کنویں میں ڈالا تھا آج اللہ نے ان کو معاف کردیا مگر یہ دُعا پڑھیے۔ پہلے جبرئیل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے، ان کے پیچھے یعقوب علیہ السلام ان کے پیچھے یوسف علیہ السلام، ان کے پیچھے سب بھائی۔ یہ ترتیب تھی پھر یہ دُعا پڑھی:

﴿ یَارَجَاءَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَاتَقْطَعْ رَجَاءَ نَا یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا یَا مُعِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِنَّا یَا مُحِبَّ التَّوَّابِیْنَ تُبْ عَلَیْنَا ﴾

اے ایمان والوں کی امید ہماری امید کو منقطع نہ کیجئے، اے فریاد خواہوں کے فریاد رس ہماری فریاد سن لے، اے ایمان والوں کی مدد کرنے والے ہماری مدد فرما، اے توبہ کرنے والوں سے محبت کرنے والے ہماری توبہ کو قبول فرما۔

تفسیر روح المعانی میں یہ مضمون موجود ہے۔ دلیل پیش کردیتا

ہوں تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو کہ پتہ نہیں کہاں سے پیش کررہے ہیں۔ تو یہ چار شرطیں ہیں۔ ان چار شرطوں کے بعد توبہ قبول ہے اور اِنَّ اللهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ کی محبوبیت کا نزول ہے یعنی بندہ جب یہ چاروں شرطیں پوری کرے گا اسی وقت محبوب ہوجائے گا۔

وسوسۂ شکستِ توبہ قبولِ توبہ میں مانع نہیں

یاد رکھو کہ ان شرائط کے بعد وسوسۂ شکستِ توبہ مانع قبولِ توبہ نہیں ہے ذریعۂ قبولِ توبہ ہے کہ میرا بندہ توبہ تو کررہا ہے مگر اپنے اوپر بھروسہ نہیں کررہا ہے، شکستِ توبہ کا اندیشہ کررہا ہے، مجھ سے اِیَّاکَ نَعْبُدُ کا وعدہ تو کررہا ہے لیکن وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بھی لگائے ہوئے ہے کہ میری عبادت آپ کی استعانت کی محتاج ہے اور توبہ بھی عبادت ہے تو میری توبہ بھی آپ کی استعانت کی محتاج ہے۔ آپ ہی نے سورۂ فاتحہ میں سکھایا اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہم تو آپ ہی کی غلامی کرتے ہیں۔

توبہ کی سلطنت اور نفس وشیطان کی اپوزیشن

مگر ہم شیطان ونفس کے گھیراؤ میں بھی ہیں، ہماری اپوزیشن بھی بہت ہے اس لئے ہماری توبہ کی سلطنت آپ ہی کے کرم سے قائم رہے گی۔ ورنہ ڈر ہے کہ اپوزیشن کہیں قبضہ نہ کرلے جیسے یہاں

بھی جو دنیوی سلطنت پاجاتے ہیں وہ کسی بڑی سلطنت سے رابطہ رکھتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے تو مائی باپ بچانا۔ ایسے ہی بندہ جو اللہ والا ہے وہ توبہ تو کرتا ہے مگر شکستِ توبہ سے بھی ڈرتا ہے اور اللہ کی استعانت کا سہارا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ اگرچہ میری سلطنت کی اپوزیشن بڑی ہے مگر آپ سے بڑھ کر کون بڑا ہوسکتا ہے لٰہذا میں توبہ کر کے تختِ تقویٰ پر تو بیٹھ گیا اور مجھے شانِ محبوبیت کی سلطنت مل گئی کہ میں آپ کا پیارا بن گیا مگر آپ کا پیار قائم و دائم رہے اس کے لئے آپ سے فریاد کرتا ہوں کہ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میری اپوزیشن یعنی نفس و شیطان کے مقابلے میں میرا خیال رکھنا، میری مدد کرنا۔

بتاؤ ہر دفعہ مضمون بدل جاتا ہے یا نہیں؟ حالانکہ اسی آیت پر کتنی دفعہ بیان کرچکا ہوں لیکن یہ مضمون کا بدل جانا اور نئی نئی ڈش اور نئے نئے جام و مینا عطا ہونا یہی دلیل ہے اور یہی بشارت ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جس کا مجھے استحقاق نہیں ہے، میں خود کو اس کا مستحق نہیں سمجھتا مگر بزرگوں کی دُعاؤں سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے عطا فرما دیتا ہے۔ بتاؤ آج نیا عنوان ہے یا نہیں؟ دیکھو میں آج خاص اصطلاحات استعمال کررہا ہوں کہ ہر چھوٹی سلطنت بڑی سلطنت سے مدد مانگتی ہے کہ اگر کوئی بُرا وقت آئے اور ہماری اپوزیشن بہت زیادہ سر اُٹھائے تو ہمارا خیال رکھنا۔ اسی طرح

بندہ بھی اپنی محبوبیت کی سلطنت، توبہ کی سلطنت، تقویٰ کی سلطنت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتا ہے کہ میرے خلاف دو دو اپوزیشن لگے ہیں یعنی نفس اور شیطان لہٰذا آپ بُرے وقت میں میرا خیال رکھنا کیونکہ آپ کی طاقت بہت بڑی طاقت ہے حتّٰی کہ میری اپوزیشن کے کان یعنی نفس و شیطان کے کان آپ کے ہاتھ میں ہیں۔

تو آیت اِنَّ اللہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ کی تفسیر قبولِ توبہ کے متعلق حدیث پاک کی تشریح سے ہوئی کہ توبہ چار شرطوں کے ساتھ قبول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے جب تک تفسیر نہ ہو تو آیت سمجھ میں کیسے آئے گی۔ اگر آپ کی حدیث پاک سے تفسیر نہ ہوتی تو توبہ کا سب یہ مطلب سمجھتے کہ توبہ توبہ کرلو اور سب کا مال کھینچ لو لیکن حدیث پاک کی شرح سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو اپنا پیار دیتا ہے لیکن چار شرطوں کے ساتھ۔

توبہ کی تین قسمیں

توبہ کی تین قسمیں ہیں۔ جس درجہ کی توبہ ہوگی اسی درجہ کی محبوبیت عطا ہوگی۔ بتایئے آپ فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونا چاہتے ہیں یا سیکنڈ ڈویژن میں یا تھرڈ ڈویژن میں۔ تین ڈویژن ہوتے ہیں آج تینوں ڈویژن پیش کررہا ہوں ۔

عوام کی توبہ

پہلے تیسرا ڈویژن پیش کرتا ہوں کہ سب سے معمولی درجہ یعنی پاسنگ نمبر کی توبہ یہ ہے کہ معصیت چھوڑ دو اور فرماں برداری کا راستہ اختیار کرلو۔ جس کا نام اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْمَعْصِیَۃِ اِلَی الطَّاعَۃِ ہے اور اردو میں گنہگار زندگی چھوڑ کر فرماں برداری کی زندگی اختیار کرنا ہے۔

خواص کی توبہ

اور سیکنڈ ڈویژن کی توبہ ہے اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْغَفْلَۃِ اِلَی الذِّکْرِ غفلت کی زندگی چھوڑ کر اللہ کو یاد کرو، معمولات پورے کرو، خالی فرض واجب ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے ضابطہ کا معاملہ نہ کرو۔ اللہ سے رابطہ کا معاملہ کرو، ضابطہ والوں کو ضابطہ ملتا ہے، رابطہ والوں کو رابطہ ملتا ہے، اللہ کو یاد کرو، اوّابین بھی پڑھو، کچھ نفلیں بھی پڑھو، کم سے کم شیخ کا جو بتایا ہوا ذِکر ہے اس کو کرو۔ اس کا نام سیکنڈ ڈویژن کی توبہ ہے اور عربی میں اس کا نام توبۃ الخواص ہے اور جس کی تشریح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْغَفْلَۃِ اِلَی الذِّکْرِ کے عنوان سے فرمائی کہ غفلت کی زندگی چھوڑ کر ذِکر والی زندگی شروع کردی۔

مدت کے بعد پھر تری یادوں کا سلسلہ
اک جسم ناتواں کو توانائی دے گیا

اگر کچھ دن اللہ کو یاد نہیں کیا تو اب یہ شعر پڑھ کے اللہ کا نام لینا شروع کردو۔ ذِکر کی قضا نہیں ہے، ذِکر کی قضا یہی ہے کہ ذِکر شروع کردو، یاد کی قضا یہی ہے کہ یاد الٰہی میں لگ جاؤ۔

اعلیٰ درجہ یعنی اخص الخواص کی توبہ

اب فرسٹ ڈویژن یعنی اعلیٰ درجہ کی توبہ کیا ہے جس سے اعلیٰ درجے کی محبوبیت ملے گی اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْغَیْبَۃِ اِلَی الْحُضُوْرِ کہ اپنے دل کو ہر وقت نگرانی میں رکھو، اپنے قلب کی نگرانی کیجئے جس کو انگریزی میں انسپکشن کہتے ہیں۔ آپ اپنے قلب کے انسپکٹر بن جایئے اور ہر وقت قلب کا انسپکشن کیجئے اور انسپکشن کیسے کریں گے؟ بس یہ دیکھیں گے کہ دل میں کہیں غیر اللہ کا انفیکشن تو نہیں ہورہا ہے، ہمارے قلب میں کوئی نمک حرام تو نہیں آرہا ہے، کہیں بدنظری تو نہیں ہورہی ہے، کہیں غیر اللہ کی یاد تو دل میں نہیں آرہی ہے، کسی گناہ کا مراقبہ تو دل میں نہیں ہورہا ہے، فرسٹ ایر کے کسی گناہ کا مراقبہ ففتھ ایر میں تو نہیں کررہے ہو کہ پچاس سال کے ہوگئے اور بچپن کا مزاج نہ گیا۔ اس پر میرا شعر ہے۔

ترا بچپن یہ بچپن میں مجھے حیرت ہے اے ناداں
بڑھاپے میں بھی تیری خوئے طفلانی نہیں جاتی

بس آپ انسپکشن کیجئے کہ کہیں دل میں غیر اللہ کا انفیکشن تو نہیں آرہا ہے، آج آپ سب لوگوں کو میں نے انسپکٹر بنادیا۔ آپ کہیں گے کہ انسپکٹر کی تو بہت اچھی تنخواہ ہوتی ہے، ہم لوگوں کی کیا تنخواہ ہوگی؟ تو اللہ تعالیٰ کی محبوبیت معمولی تنخواہ ہے؟ توبہ کا فرسٹ ڈویژن یہی انسپکشن ہے کہ دل کی نگرانی کرو کہ ہمارا دل کہیں غیر اللہ کی یادوں سے سابقہ حرام لذّت کی لید دوبارہ سونگھنے کی پلید خاصیت میں تو مبتلا نہیں ہورہا ہے۔ بعض لوگوں کو اپنے پرانے گناہوں کی لید سونگھنے کی ایسی عادت ہے کہ وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ اس پلید حالت میں کوئی پلید کیسے بایزید ہوسکتا ہے۔ بعض ظالموں کو یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ میرے دل میں کیا ہورہا ہے۔ وہ اپنے قلب سے اتنے بے خبر ہیں کہ ان کے قلب میں عہدِ ماضی کی فلم چل رہی ہے اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہم کیا کررہے ہیں۔ یہ نفس کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلے جارہے ہیں۔ یہ کیا جانور کی سی زندگی ہے، کہیں اہل اللہ کی زندگی ایسی ہوتی ہے۔ جب دل میں غیر اللہ آئے فوراً کھٹک جاؤ

نہ کوئی راہ پاجائے نہ کوئی غیر آجائے
حریم دل کا احمدؔ اپنے ہر دم پاسباں رہنا

توبہ کی یہ تین قسمیں ہوگئیں۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ آپ عوام کے زمرہ میں رہنا چاہتے ہیں یا خواص میں یااخص الخواص میں فرسٹ ڈویژن آنا چاہتے ہیں۔

توبہ کے آنسوؤں کی اقسام

(۱) مصنوعی گریہ

توبہ کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکم دیا ہے جو اختیاری مضمون نہیں ہے کمپلسری (Compulsory) یعنی لازمی کردیاکہ اِبۡکُوۡا روؤ تاکہ تم نے جو حرام مزہ گناہوں سے اڑایا ہے آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعہ تمہاری حرام لذتوں کا مال دوبارہ اللہ کی سرکار میں جمع ہوجائے جس طرح چور چوری کا مال تھانہ میں جمع کردے اور وعدہ کرے کہ آئندہ چوری نہیں کروں گا تو سرکار اس کو معاف کردیتی ہے۔ اِبۡکُوۡا امر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِبۡکُوۡا فَاِنۡ لَّمۡ تَبۡکُوۡا فَتَبَا کَوۡا روؤ لیکن اگر رونا نہ آئے، کبھی دل میں گناہوں کی وجہ سے سختی آجاتی ہے، یہ گناہ ہمارے دل کی تراوٹ کو چوس لیتے ہیں، دل بے کیف ہوجاتا ہے تو اس وقت کیا تم مایوس ہوجاؤ گے؟ کیا تم ارحم الراحمین کے بندے نہیں ہو، کیا رحمۃ للعٰلمین کے اُمّتی نہیں ہو۔ ہم ایسے خشک دل والوں

کو بھی جن کے آنسو نہ نکل سکیں محروم نہیں ہونے دیں گے۔ میں رحمۃ للعٰلمین ہوں، سید الانبیاء ہوں، پیغمبر ہوں، حق تعالیٰ کا ترجمان ہوں، سفیر ہوں ارحم الراحمین کا، ہر پیغمبر اللہ تعالیٰ کا سفیر ہوتا ہے اور سفیر کی زبان اپنے ملک کے سلطان کی ترجمان ہوتی ہے۔ لہٰذا میرے الفاظ کو، میرے ارشاد کو، میری زبان کو ترجمان سمجھو ارحم الراحمین کا۔ میں رحمۃ للعٰلمین ہونے کی حیثیت سے ارحم الراحمین کی سفارت کا حق ادا کررہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ میرا کوئی بندہ محروم ہو، جس کے آنسو نہیں نکل رہے ہیں وہ بھی کیوں محروم ہو۔ لہٰذا گھبراؤ مت، میں رحمۃ للعٰلمین ہوں اور ارحم الراحمین کی ترجمانی کررہا ہوں کہ فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوا فَتَبَاکَوْا اگر تمہارے آنسو نہیں نکلتے تو تم رونے والوں کی شکل بنالو، شکل بنانا تو تمہارے اختیار میں ہے، میں تمہارا شمار رونے والوں میں کردوں گا اور مصنوعی گریہ کا حکم دے کر اس کو قبول کرنا یہ کمال رحمت حق ہے اور یہ رونے کی پہلی قسم ہے جو اکثر بیان کرتا ہوں۔

(۲) موسلا دھار ابر کے مانند رونے والی آنکھیں

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ حق تعالیٰ شانہ میں عرض کرتے ہیں

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّا لَتَیْنِ تَشْفِیَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ مِنْ خَشْیَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَّ الْاَضْرَاسُ جَمْراً

(الجامع الصغیر ج ا ص ۵۹)

وَفِیْ رِوَایَةٍ تَسْقِیَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ

(كَمَا فِی الْمُنَاجَاتِ الْمَقْبُوْلِ)

اے اللہ مجھے ایسی آنکھیں عطا فرما جو موسلا دھار ابر کی مانند برسنے والی ہوں، جو خشیت کے آنسوؤں سے دل کو سیراب کردیں (تَسْقِیَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ) یا جو آنسوؤں سے دل کو شفا دینے والی ہوں (تَشْفِیَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ) قبل اس کے کہ (عذاب دوزخ سے) آنسو خون ہوجائیں اور ڈاڑھیں انگارے بن جائیں۔ معلوم ہوا کہ ہر آنسو دل کو سیراب نہیں کرتا صرف وہی آنسو دل کو سیراب کرتے ہیں، دل کی شفا کا ذریعہ ہوتے ہیں جو اللہ کی خشیت یا محبت سے نکلتے ہیں ۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں:

ورنماند آب آبم دہ زعین
ہمچو عینین نبی ھطالتین

اگر ہمارے آنسو خشک ہوگئے تو آنکھوں کو رونے کے لئے آنسو عطا فرمائیے کیونکہ آپ کے خوف و خشیت سے رونے والی آنکھیں مراد نبوت ہیں، مطلوب نبوت ہیں اور یہ آنسو اتنے

قیمتی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ یہ قلب کو سیراب کرنے والے ہیں۔

(۳) مکھی کے سر کے برابر آنسو کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ
کَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ثُمَّ یُصِیْبُ
شَیْئاً مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ

(ابن ماجه صفحه ۳۱۹، مشکوٰة صفحه۴۵۸)

یعنی کسی بندۂ مومن کی آنکھوں سے بوجہ خشیت الٰہی آنسو نکل آئے خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو اور اس کے چہرہ پر تھوڑا سا بھی لگ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کردیتے ہیں ۔لہٰذا اگر کبھی مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آئے تو اس کو پورے چہرہ پر پھیلا لو۔ میں نے بارہا اپنے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ہمیشہ آنسوؤں کو ہتھیلی سے ملا اور پھر پورے چہرہ اور داڑھی پر پھیرلیا اور فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو ہمیشہ ایسے ہی کرتے دیکھا کہ جب اللہ کے خوف

سے یا محبت سے آنسو نکلے تو ہتھیلی سے مل کر ان کو پورے چہرے پر پھیلا لیا کیونکہ روایت میں ہے کہ اللہ کے خوف یا محبت سے نکلے ہوئے آنسو جہاں جہاں لگ جائیں گے دوزخ کی آگ وہاں حرام ہوجائے گی چاہے وہ آنسو مکھی کے سر کے برابر ہو تب بھی کام بن جائے گا ، مغفرت ہوجائے گی۔ حدیث میں دُمُوْعٌ کا لفظ آیا ہے جو جمع ہے دَمْعٌ کی جس کے معنی آنسو کے ہیں اور عربی میں جمع تین سے کم کا نہیں ہوتا۔ اس لئے کم سے کم زندگی میں تین آنسو تو رو لو تاکہ اس حدیث پر عمل ہوجائے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ جو آنسو نکلیں وہ کم از کم تین ہوں اگرچہ ان کی مقدار مکھی کے سر کے برابر ہو اور فرماتے ہیں کہ دونوں آنکھوں سے رونا ضروری نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی آنکھ پتھر کی بنی ہو کیونکہ بعض آنکھ ضائع ہوجاتی ہے تو پتھر کی بنوالیتے ہیں، تو پتھر کی آنکھ سے آنسو کیسے نکلے گا اس لئے فرمایا اَوْمِنْ اَحَدِھِمَا دیکھو المرقاۃ شرح مشکوٰۃ یہ عبارت ملاعلی قاریؒ کی ہے، حدیث کی نہیں ہے۔ حدیث میں تو دنوں آنکھوں سے رونا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان محدثین کو جنہوں نے مراد نبوت کو سمجھا کہ اگر ایک آنکھ سے بھی رو لو تو بھی کام بن

جائے گا کیونکہ دوسری آنکھ مجبور ہے۔

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں
رہ گئے جانب آسماں دیکھ کر

جب مجبور ہے تو معذور ہے اور جب معذور ہے تو ماُجور ہے یعنی اجر کی مستحق ہے ، اس کو دونوں آنکھوں سے رونے کا اجر ملے گا۔ یہ رونے کا تیسرا طریقہ ہوگیا۔

(۴) تنہائی میں زمین پر گرنے والے آنسو

اب چوتھا طریقہ سن لو۔

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

چوتھا طریقہ اللہ کی یاد میں رونے کا کیا ہے؟ تمہارے آنسو زمین پر گر پڑیں تا کہ یہ زمین قیامت کے دن تمہارے رونے کی گواہی دے۔ حاکم کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

﴿ مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى
يُصِيْبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴾

یعنی جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں یہاں تک کہ کچھ آنسو زمین پر گر جائیں تو

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو عذاب نہ دیں گے۔

اب آپ کہیں گے کہ یہاں تو قالین بچھی ہوئی ہے، زمین کہاں ہے تو سنگ مرمر بھی مٹی کے حکم میں داخل ہے۔ جس چیز سے تیمّم ہوسکتا ہے وہ خالقِ ارض کے یہاں مٹی ہی کے زمرہ میں ہے۔ لہٰذا فرش پر چلے جاؤ جہاں قالین نہیں ہے یا ہمارے ساتھ سندھ بلوچ چلو ہم آپ کو رونے کے لئے زمین ہی زمین دیں گے مگر یہ نہ سمجھ لینا کہ پلاٹ الاٹ کردیں گے، صرف زمین دیں گے رونے کے لئے۔ آپ جس کی زمین پر دو رکعت پڑھ کے رولیں مجھے امید ہے کہ زمین کا مالک آپ کو کچھ نہیں کہے گا بلکہ دوڑ کے آئے گا اور دُعا کی درخواست کرے گا کہ ہمیں بھی دُعا میں یاد رکھنا مولوی صاحب! تو رونے کی یہ چار قسمیں ہوگئیں۔

(۵) گنہگاروں کی آوازِ گریہ کی محبوبیت

آج ایک نیا علم عظیم پیش کرتا ہوں جو گریہ و زاری کی پانچویں قسم ہے۔ توبہ کی تینوں قسموں سے اور رونے کی چار قسموں سے آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوجائیں گے، حبیب ہوجائیں گے مگر آج ایک علمِ عظیم اللہ نے عطا فرمایا جس سے آپ صرف محبوب ہی نہیں احب ہوجائیں گے۔ ایک ہے حبیب اور ایک ہے

احب یعنی سب سے زیادہ پیارا ، مبالغہ کا صیغہ ہے کہ اللہ کا سب سے زیادہ پیار مل جائے۔

تمام محبوبوں میں، اللہ کے تمام پیاروں میں سب سے بڑا پیارا بننے کا نسخہ آج اختر پیش کرے گا۔ دیکھئے تینوں قسمیں توبہ کی اور چاروں قسمیں رونے کی یہ سب آپ کو اللہ کے پیار کے قابل بنادیں گی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ اور اَلتَّائِبُ حَبِیۡبُ اللّٰہِ لیکن آج ایک ایسا نسخہ پیش کررہا ہوں کہ پیاروں میں آپ سب سے بڑے پیارے ہوجائیں۔ جیسے باپ کہتا ہے کہ میرے دس لڑکے ہیں مگر یہ لڑکا مجھے بہت پیارا ہے، سب پیاروں میں یہ پیارا ہے۔ اپنی اپنی قسمت ہے۔ آج میں آپ کو قسمت سازی کا طریقہ بتا رہا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں قسمت ہے، جس کے ہاتھ میں قسمت سازی ہے اُسی نے طریقہ بتایا اور اس کا ترجمان بھی رحمۃ للعالمین ہے۔ ارحم الراحمین کی شانِ رحمت کو آپ یا تو قرآن پاک سے حاصل کرسکتے ہیں یا پھر اللہ تعالیٰ کے رسول، اس عالمِ غیب کے سفیر اور ترجمان رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں یہ چیز ملے گی۔ لہٰذا آج میں سب پیاروں میں پیارا بننے کا نسخہ ترجمان ارحم الراحمین رحمۃ للعٰلمین سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ نبوت کی حدیث مبارک سے بتاتا ہوں کہ آپ سب

پیاروں میں سب سے پیارے ہوجائیں گے اور وہ بھی ایک نہیں بلکہ ایک کروڑ پیارے بن سکتے ہیں۔ یہاں سب سے پیارا بننے کا یہ مطلب نہیں کہ سب پیاروں میں پیارا ایک ہی ہوگا۔ نہیں ! وہ عمل جو میں بتارہا ہوں جس نے بھی کرلیا تو سب پیاروں میں پیارا ہوجائے گا اور اس طرح بے شمار پیارے ہوجائیں گے بلکہ سو فی صد سبھی پیاروں میں پیارے ہوجائیں گے۔

اللہ کے پیاروں میں پیارا بننے کا نسخہ

تین طریقے توبہ کے بیان کرتا رہا ہوں اور اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ کے ذیل میں چار طریقے رونے کے بھی بیان کیے ہیں لیکن آج اپنی پچھتر سالہ زندگی میں پہلی دفعہ میں آپ کو تَوَّابِیْن میں محبوبیت کے ساتھ ساتھ ایک نعمت مستزاد اور ایکسٹرا پیش کررہا ہوں کہ آپ اَحَبُّ الْمَحْبُوْبِیْن ہوجائیں، اللہ کے تمام محبوب بندوں میں احب ہوجائیں اور اس میں بھی ایک نہیں بے شمار ہوسکتے ہیں، سب کے سب احب ہوجائیں اتنا آسان نسخہ ہے اور اس کے بھی دو طریقہ بتاؤں گا ایک اختیاری ایک غیر اختیاری۔ وہ کیا ہے؟ حدیث قدسی ہے اور حدیث قدسی کی کیا تعریف ہے؟ ھُوَ الْکَلَامُ الَّذِیْ یُبَیِّنُہُ النَّبِیُّ بِلَفْظِہٖ وَ یُنْسِبُہُ اِلٰی رَبِّہٖ وہ کلامِ نبوت

جس کو زبانِ نبوت ادا کرے اور نبی یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسی حدیثوں کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔ تو حدیث قدسی میں ہے:

﴿ لَاَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴾

جو گنہگار اپنی استغفار اور توبہ میں اپنے رونے کی آہ و زاری کی آوازیں شامل کردیتے ہیں وہ اس نعمت مستزاد کے مستحق ہیں۔ ایک آدمی چپکے چپکے توبہ کررہا ہے، چپکے چپکے استغفار کررہا ہے وہ مستغفر بھی ہے، تائب بھی ہے مگر اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ کا شرف اسے حاصل نہیں ہے۔ اَنِیْن کے معنیٰ آہ و زاری اور نالہ کے ہیں جس میں کچھ آواز بھی ہو یعنی تھوڑی سے بلند آواز کہ کم سے کم خود سُن لے یہ اِنِیْن ہے جس کا نام اردو میں سسکی ہے۔ جب تک آواز نہ نکلے عربی لغت میں وہ اَنِیْن نہیں، اَنِیْن میں ہلکی سی آواز ہونا ضروری ہے لیکن اتنی زور سے بھی نہ چیخے کہ سارا محلّہ گھبرا جائے اس میں اعتدال رہے۔ تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ترجمان ارحم الراحمین کے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَاَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ کہ جو سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ رہے ہیں وہ سب میرے محبوب ہیں، مقبول ہیں مگر سب میں زیادہ احب وہ ہے جو گناہوں پر ندامت کے ساتھ آہ و زاری

کررہا ہو اور سسکیاں لے رہا ہو اور رونے کی ہلکی آواز بلند ہورہی ہو ۔ اسی مضمون کو ایک اللہ والے شاعر نے یوں پیش کیا ہے ۔

اے جلیل اشک گنہگار کے اک قطرے کو
ہے فضیلت تری تسبیح کے سو دانوں پر

اللہ سننے والا ہے تو گناہگاروں کا آہ و نالہ اور اللہ سے معافی مانگتے وقت تھوڑی سی آواز نکل جانا، ہلکی سی آہ نکل جانا یہ اللہ تعالیٰ کو احب ہے تو جن کی اَنِیْن احب ہے وہ احب نہ ہوں گے؟ گناہوں پر نادم ہو کر آہ کیجئے تو آپ بھی احب ہوجائیں گے۔ اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ سے مُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ الْمَحْبُوْبِیْن ہوجائیں گے۔ دو دوست ہیں ایک سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ رہا ہے اور ایک اپنے گناہوں پر ندامت کے ساتھ کچھ آہ فغاں کررہا ہے تو میرا ذوق یہ ہے کہ میں اسی کے پاس بیٹھوں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ کا احب ہے اور اس کے پاس جاکر میں بھی آہ و فغاں کروں گا، توبہ استغفار کروں گا کہ اے اللہ اس رونے والے کی برکت سے میری بھی بگڑی بنادے کہ یہ اس وقت آپ کا احب ہورہا ہے۔

انین غیراختیاری اور انین اختیاری

اب دو چیزیں ہیں۔ ایک اختیاری اور ایک غیر اختیاری۔ انین یعنی آہ و نالہ تو غیراختیاری ہے کہ معافی مانگتے مانگتے خودبخود

رونا آجاتا ہے اور آہ و نالہ کی آواز پیدا ہوجاتی ہے جیسے ملتزم پر میں نے دیکھا ہے کہ شاید ہی کوئی معافی مانگنے والا ایسا ہو جس کی آواز خود بخود نہ نکل جاتی ہو۔ اللہ کی محبت اور اللہ کی رحمت کے سہارے پر حاجی بے اختیار رونے لگتا ہے خواہ کتنا ہی سنگدل ہو وہاں آنسو نکل آتے ہیں اور سسکیوں کی کچھ آوازیں بھی آتی ہیں لیکن یہ غیراختیاری ہے۔ بعض وقت ہوسکتا ہے کہ معافی مانگتے وقت اَنِیْن نہ نکلے یعنی رونا نہ آئے اور آواز گریہ نہ پیدا ہو تو اس وقت کیا کرنا چاہیے؟ تو جس طرح رونا اختیاری نہیں ہے مگر رونے کی شکل بنانے سے کام چل جائے گا ایسے ہی اَنِیْن یعنی رونے کی آواز نکالو، نقل کرو نقل سے ہی کام بن جائے گا۔ دنیا میں بھی دیکھ لیجئے کہ ایک شخص کا بچہ معافی مانگتے ہوئے آہ و نالے کررہا ہے اور سسکیاں بھی بھر رہا ہے تو نفسیاتی طور پر باپ بے چین ہوجاتا ہے، جلدی سے اسے گود میں اٹھالیتا ہے کہ کہیں سسکیاں بھرتے بھرتے میرے بچہ کے سر میں درد نہ ہوجائے، کہیں اس کو ہارٹ اٹیک نہ ہوجائے وہ اس کی پیٹھ پر تھپکیاں دیتا ہے کہ میرا بچہ جلدی سے رونا بند کردے۔ اسی طرح جو گنہگار ندامت سے گریہ و زاری کرے گا تو حق تعالیٰ کی رحمت کی تھپکیاں اس کے دل کو محسوس ہوجائیں گی۔

اب کہیں پہنچے نہ ان کو تجھ سے غم
اے مرے اشکِ ندامت اب تو تھم

تو انین کی یہ دو قسمیں پیش کردیں (۱) اَنِیْن غیراختیاری کہ خود بخود دل پر کیفیت طاری ہوگئی اور اللہ میاں سے معافی مانگتے مانگتے چیخ نکل گئی اور آہ و فغاں کرنے لگا اور (۲) اَنِیْن اختیاری کہ بعض وقت آہ و نالہ کو دل نہیں چاہتا، آہ و نالہ کا اختیار نہیں ہوتا تو آہ و نالہ کی نقالی تو اختیار میں ہے، آہ و نالہ کی نقل کرو جس طرح اگر رونا نہ آئے تو ابنِ ماجہ شریف میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا اگر رونا تمہارے اختیار میں نہیں ہے تو ایک کام تمہارے اختیار میں ہے۔ وہ کیا ہے؟ رونے والوں کی شکل بنالو۔ تم کو بکاء غیر اختیاری سے ہم بُکاء اختیاری کی طرف راستہ بتا رہے ہیں۔ اسی طرح اگر اَنِیْن غیراختیاری تم کو حاصل نہ ہو تو اَنِیْن اختیاری حاصل کرلو یعنی آہ و نالے کی نقل ہی کرلو، اللہ کو اپنی سسکیاں سنادو۔ اللہ میاں جانتے ہیں کہ یہ اس کی اصلی سسکی نہیں ہے، یہ جو آہ و فغاں کررہا ہے اصل نہیں ہے، یہ نقل کررہا ہے مگر وہ کریم ایسا پیارا اللہ ہے کہ ہماری نقل کو بھی محرومی سے ہم آہنگ نہیں کرتا اور ہمارے اوپر فضل کردیتا ہے۔

اسی حدیث سے میں نے قیاس کیا ہے۔ میرا مستنبط اور مستدل اور مقتبس وہی ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے کہ اگر کسی کو رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالے لہٰذا اَیْنَ الْمُذْنِبِیْن اگر کسی وقت نصیب نہ ہوتو گنہگاروں کے آہ و نالے کی نقل کرلو۔ انڈیا میں میں نے دیکھا کہ ایک زمیندار اپنی رعایا کو بہت مارتا تھا۔ اکثر یہ ظالم ہوتے ہیں جب زیادہ زمینداری کا نشہ آجاتا ہے۔ تو وہ مظلوم تھانے گیا اور تھانے دار سے کہا کہ دُہائی سرکار کی فلاں نے ہم کو بہت مارا ہے اب ہم بچ نہیں سکتے، مرجائیں گے۔تو اس نے جب کہا دُہائی سرکار کی تو اس سے ایک سبق مل گیا کہ کبھی اللہ تعالیٰ سے بھی کہو دُہائی بڑے سرکار کی کہ آپ سے بڑا کوئی سرکار نہیں ہے اور کس پر دُہائی دے رہا ہوں؟ زمینداروں پر نہیں نفس و شیطان پر دے رہا ہوں دُہائی سرکار کی کہ نفس و شیطان نے مجھ کو تباہ و برباد کردیا۔ تو آج یہ نیا طریقہ میں نے بتایا ہے۔

توبہ کی قسمیں اور رونے کی قسمیں بارہا بیان کرچکا ہوں جس سے آپ کو محبوبیت تک پہنچنے کا راستہ بتایا گیا لیکن آج آپ کو احب کا درجہ فرسٹ ڈویژن اور اونچے مقام پر پہنچنے کا راستہ بتارہا ہوں۔ اَیْنَ الْمُذْنِبِیْن اگر اختیار میں نہیں ہے تو کبھی قیامت کا نقشہ سامنے رکھو، دوزخ کو سامنے رکھو اللہ کی پکڑ اور سوالات کو

سامنے رکھو تو ان شاء اللہ آہ بھی نکل جائے گی۔ اگرچہ اَنِیْن غیر اختیاری ہے مگر امورِ غیر اختیاریہ کے اسباب اختیار میں ہیں۔ مراقبہ کرو کہ قیامت قائم ہے اور اللہ تعالیٰ سوالات کررہے ہیں کہ تم نے کیسی کیسی حرکتیں کیں۔ او بے غیرت تجھے شرم و حیا نہیں تھی۔ تو نے اپنے زمان و مکان کو نہیں دیکھا کہ ہم کہاں یہ حرکت کررہے ہیں اور کس صورت میں ہیں اور کیا حرکت کررہے ہیں، ہم کس جغرافیہ میں ہیں اور تاریخ کیا بنا رہے ہیں۔ تیرا جغرافیہ رشکِ بایزید بسطامی تھا لیکن اس جغرافیہ میں تو تاریخ کتنی سیاہ اور بھیانک بنارہا تھا۔ تو دوزخ اور میدانِ محشر کے مراقبہ سے ان شاء اللہ آہ نکل جائے گی ورنہ آہ و فغاں کی نقل کرو، نقل سے بھی کام بن جائے گا۔ دنیاوی معاملہ میں بھی دیکھو نقل کام آتی ہے۔ میں نے بڑے بڑے نقالوں کو دیکھا ہے۔ ناظم آباد میں ایک بھیک مانگنے آیا اور جناب ایسا دھاڑیں مار کر رویا کہ سب کو رحم آگیا اور جب گیا تو سسکیاں مارتا ہوا جیسے رونے کے بعد بچے کافی دیر تک سسکی بھرتے رہتے ہیں، اچانک بریک مارنے پر قادر نہیں ہوتے۔ تو وہ ایسے ہی سسکیاں مارتا ہوا جارہا تھا مگر مجھے شک ہوگیا کہ یہ مصنوعی سیارہ ہے۔ میں نے ایک آدمی کو جلدی سے لگایا کہ اس کی جاسوسی کرو کہ یہ واقعی رو رہا تھا

یا ہم لوگوں کو بے وقوف بنارہا تھا اور فراڈیہ نمبر ون تھا۔ تو ایک آدمی لگ گیا، اس کو پتہ بھی نہیں چلا کہ میرے پیچھے کوئی ہے اور ایک خالی پلاٹ کی طرف مڑگیا اور خوب زور سے ہنسا۔ اس کو اس پر ہنسی آرہی تھی کہ میں بے وقوف بنانے میں کامیاب ہوگیا حالانکہ ایک لمحہ پہلے سسکیاں ماررہا تھا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ رونا اور سسکیاں مارنا دونوں اختیار میں ہیں اور ان کی نقل کی جاسکتی ہے۔ دنیا میں نقل بنا کر پیسے اینٹھنا تو جائز نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اپنے معاملہ میں نقلِ بُکاء اور نقلِ اَنِین یعنی مصنوعی گریہ اور مصنوعی آہ و فغاں کو بھی قبول فرماتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وعظ کے بعد ایک صاحب نے دُعا کے لئے عرض کیا تو حضرت نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس مریضہ کے کینسر کو اچھا کردے اور فرمایا کہ ایک بات بتارہا ہوں جو آپ شاید آج پہلی دفعہ سنیں گے۔ آج کل جدھر دیکھو کینسر کی آوازیں آرہی ہیں کہ فلاں کو کینسر ہوگیا اور کینسر کا مریض آج تک اچھا نہیں ہوا لاکھوں میں کوئی ایک اچھا ہوا ہو، وہ بھی خطرہ رہتا ہے کہ کسی وقت اس کا دوبارہ حملہ ہوسکتا ہے۔ میرے علم میں ایک واقعہ ہے باقی جتنے کینسر کے مریض تھے میں نے نہیں سُنا کہ کوئی بچا ہو۔

کینسر کا سبب

لیکن اس کے اسباب میں سے ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کینسر کا مرض انفیکشن سے ہوتا ہے، خون میں تسمم یعنی زہریلا پن پیدا ہوجاتا ہے۔ سڑا ہوا گوشت کھانے سے زہریلا مادہ خون اور گوشت میں پیدا ہوجاتا ہے۔ تو ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ غیبت کرتے ہیں وہ مردہ بھائی کا گوشت کھاتے ہیں۔ قرآن شریف میں ہے کہ ؛

﴿ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّأْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتاً ﴾

قرآن پاک کا اعلان ہورہا ہے کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ جو موجود نہیں تم اس کی غیبت کر رہے ہو، اسی لئے اس کو مردہ کہا گیا کہ جس طرح مردہ اپنا دفاع نہیں کرسکتا ایسے ہی مجلس میں غیر موجود آدمی بھی اپنا دفاع نہیں کرسکتا۔ اس لئے یہ بھی مثل مردہ کے ہے۔تو جو غیبت کا مریض ہے گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اعلان ہورہا ہے تو اس مردہ گوشت سے انفیکشن اور تسمم یعنی زہریلا پن خون اور گوشت میں آسکتا ہے جس سے کینسر پیدا ہوسکتا ہے لہٰذا آج سے عہد کرلو کہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کریں گے بلکہ شرط

لگالو کہ ہماری آپ کی دوستی کی شرط یہ ہے کہ آپ کبھی ہماری مجلس میں اللہ کے بندوں کی بھلائی تو پیش کرسکتے ہیں مگر کسی کی برائی نہیں کریں گے۔ اگر آپ کو واقعی درد ہے، آپ بڑے مخلص ہیں تو ایک خط لکھ دیں، جس کی میرے سامنے غیبت کرنا چاہتے ہو اس کو اصلاح کا خط لکھ دو کہ بھائی صاحب آپ سے یہ گذارش ہے کہ آپ کے اندر یہ برائی ہے اس کو چھوڑ دیں، توبہ کرلیں یا اور زیادہ محبت کا جوش ہے تو آپ تھوڑی سی تکلیف کر کے ان سے مل لیں اور جا کر ان سے کہہ دیں کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ ایسا کرتے ہیں اگر یہ خبر صحیح ہے تو آپ اس فعل بد سے توبہ کرلیں۔ دوسروں سے نقل کر کے چٹخارہ مارنا اور شکارپور کی چٹنی کا لطف لینا یہ کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہے۔ کہئے کیسی بات سنائی۔ ساری دُنیا کے ڈاکٹر بھی اس مرض کا سبب غیبت نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ صرف جسمانی باتیں سمجھتے ہیں روحانی باتیں کہاں اُن کی سمجھ میں آتی ہیں۔

روحانی بیماریاں ایکسرے میں نہیں آسکتیں

میرے شیخ حضرت ہردوئی دامت برکاتہم کے نائب اور خلیفہ جناب مولانا بشارت علی صاحب ہسپتال گئے۔ ہندو ڈاکٹر نے پوچھا

آپ کا کیا نام لکھوں اور آپ کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ میرے ایک معالج روحانی پیر و مرشد ہیں میں وہاں ان کے مدرسہ میں نوکر ہوں۔ اس نے لکھ دیا مگر کہا یہ پیر و مرشد کیا ہوتا ہے؟ اور روحانی بیماری کیا ہوتی ہے؟ تو نائب صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے ہندو ڈاکٹر سے کہا کہ روحانی بیماری وہ ہوتی ہے جس کو آپ کا الٹرا ساؤنڈ اور آپ کا ایکسرے اور آپ کا آلہ اسٹیتھ اسکوپ اور جملہ جتنے سائنسی آلات ہیں اس بیماری کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ اس نے کہا یہ ہم نہیں مانتے ہمیں کوئی مثال بتاؤ۔ انہوں نے فرمایا تومثال سُن لو کہ ایک آدمی حسد کے مارے جلا جارہا۔ اپنے بھائی کی ترقی کو دیکھ کر جل کے خاک ہورہا ہے روزانہ خون جل رہا ہے لیکن الٹرا ساؤنڈ لگا کر دیکھ لو جو کہیں حسد مل جائے ایکسرے کر کے دیکھ لو کہ اس کے دل اور پھیپھڑے میں کہیں حسد ہے۔ یہ روحانی ڈاکٹر بتاتے ہیں۔

بے روزگاری کا علاج

ایک صاحب نے پرچہ دیا کہ بے روزگار ہوں دُعا فرمادیجئے۔ فرمایا کہ جتنے بے روزگار ہیں وہ تقویٰ اختیار کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے جو متقی ہوگا ہم اس کو ایسی جگہ سے روزی

دیں گے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوگا لہٰذا داڑھی رکھو اور ٹخنہ کے اوپر پائجامہ رکھو پانچوں وقت کی نماز پڑھو اور کسی کو ستایا ہو تو اس سے معافی مانگو، اللہ کا بھی حق ادا کرو بندوں کا بھی حق ادا کرو، متقی بن جاؤ۔ روزی نہ پاؤ تو پھر کہنا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاتا ہوں

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبْ ﴾

جو تقویٰ سے رہے گا اللہ اس کو مصیبت سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا اس لئے صوفیوں سے مولویوں سے اور طالب علموں سے کہتا ہوں کہ روزی کی فکر نہ کرو تقویٰ کی فکر کرو کہ تمہارے تقویٰ پر لقوہ نہ گرے یہ فتویٰ سُن لو۔ جو لوگ مقروض ہیں اور دین دار بھی ہیں یَا مُغْنِی پڑھیں (۱۱۱) دفعہ لیکن اگر گناہ نہیں چھوٹ رہے ہیں تو بھی یَا مُغْنِی پڑھو اللہ کا نام بہت بڑا نام ہے ان شاء اللہ گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی ہو جائے گی اور قرض بھی ادا ہوجائے گا غریبی بھی دور ہوجائے گی لیکن تقویٰ سے جلد کام بن جائے گا تا کہ رحمت کے ٹرک کو سائیڈ مل جائے گناہ کے غضب کا ٹرک بیچ میں حائل نہ ہو اور دُعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برکت والا رزق عطا فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٭

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

www.khanqah.org